سوال

(32) تصویریں لٹکانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گھروں وغیرہ میں تصویریں لٹکانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ تصویریں اگر انسان یا دیگر ذی روح چیزوں کی ہوں تو حرام ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ ''جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو اونچی قبر دیکھو، اسے برابر کردو۔'' (صحیح مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے صحن کے سامنے ایک ایسا پردہ لٹکا دیا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو پھاڑ دیا۔ آپؐ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا ''عائشہ! ان تصویروں کے بنانے والوں کو روز قیامت عذاب ہوگا اور کہا جائے گا کہ ان میں جان ڈالو جن کو تم نے تخلیق کیا ہے۔'' (صحیح مسلم) ہاں البتہ تصویر اگر فرش پر ہو کہ اسے حقیر سمجھا جاتا ہو یا تکیہ پر ہو کہ اس پر ٹیک لگائی جاتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ جبرائیل نے آپؐ کے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا تو وہ حسب وعدہ آئے لیکن آپؐ کے گھر میں داخل نہ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ گھر میں تصویر ہے، پردے میں تصویریں بنی ہوئی ہیں نیز گھر میں کتا بھی ہے تو جبرائیل نے کہا کہ تصویر کے سر کو کاٹ دیا جائے، پردے کے بارے میں جبرائیل نے کہا کہ اسے پھاڑ کر اس کے دو ایسے تکیے بنالئے جائیں جنھیں پاوں تلے پائمال کیا جائے اور کتے کے بارے میں کہا کہ اسے گھر سے باہر نکال دیا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا تو جبرائیل علیہ السلام کاشانہ نبوت میں داخل ہوئے۔ ''اس حدیث کو امام نسائی اور کئی دیگر محدثین نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور حدیث میں ہے کہ کتے کا یہ بچہ حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہم کا تھا جو گھر کے سامان وغیرہ کے نیچے تھا۔

صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔'' (متفق علیہ) حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر اگر فرش یا بچھونے وغیرہ میں ہو تو یہ دخول ملائکہ سے رکاوٹ نہیں بنتی، اسی طرح حدیث صیح سے ثابت ہے کہ مذکورہ پردے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تکیہ بنالیا تھا جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص179

محدث فتویٰ